(ب) علوم الحدیث

حاصلاتِ تعلم اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- حجیت و حفاظتِ حدیث کے تناظر میں تدوین حدیث کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔
- تدوینِ حدیث کے دورِ ثانی اور ثالث میں حدیثِ نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی جمع و تدوین کے بارے میں جان سکیں۔
- کُتبِ حدیث (صحاح ستہ اور کُتبِ اربعہ) اور اقسامِ حدیث کے بارے میں آگاہی حاصل کر سکیں۔
- شاملِ نصاب احادیث نبویہ کا ترجمہ سمجھ کر اس کے عملی زندگی سے تعلق کا جائزہ لے سکیں۔
- اس بات پر ایمان پختہ کر سکیں کہ احادیث نبویہ تحریری صورت میں محفوظ کی گئیں اور قرآن مجید کے بعد حدیث مبارک ہی ہدایت اور راہ نمائی کا سرچشمہ ہے۔
- حدیث مبارکہ کی حفاظت کے متعلق منکرین حدیث اور مستشرقین کے پیدا کردہ شبہات سے محفوظ رہ سکیں۔
- احادیثِ مبارکہ میں موجود تعلیمات کو سمجھ کر اپنی روزمرہ زندگی میں ان پر عمل پیرا ہو سکیں۔
- شامل نصاب احادیث نبویہ کا ترجمہ سمجھ کر عملی زندگی سے تعلق کا جائزہ لے سکیں۔

سوال 1: علوم الحدیث کا معنی و مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔

جواب: **علوم الحدیث کا معنی و مفہوم:**

اسلامی تعلیمات میں حدیث کو قرآن مجید کے بعد دوسرا اہم ترین ماخذ تسلیم کیا جاتا ہے۔ چونکہ حدیث نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اقوال، افعال، تقریرات اور اوصاف پر مشتمل ہوتی ہے، اس لیے اس کی حفاظت اور تحقیق کے لیے مسلمانوں نے ایک مستقل علم کو جنم دیا جسے "علوم الحدیث" کہا جاتا ہے۔

حدیث دین کا دوسرا بنیادی ماخذ:

اسلام کا پہلا اور سب سے اہم ماخذ قرآن مجید ہے، لیکن اس کے بعد جو سب سے بڑا اور لازمی ماخذ ہے وہ حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے۔ حدیث دراصل رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اقوال، افعال، تقریرات (یعنی وہ اعمال جو دوسروں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کیے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے انہیں برقرار رکھا) اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی صفاتِ مبارکہ پر مشتمل مجموعہ ہے۔ حدیث ہمیں قرآن مجید کی عملی اور تشریحی شکل فراہم کرتی ہے۔ قرآن کے بہت سے احکامات ایسے ہیں جن کی تفصیل ہمیں حدیث ہی سے ملتی ہے، جیسے نمازوں کی تعداد، زکوٰۃ کے نصاب، حج کے مناسک، اور دیگر عبادات۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

ترجمہ: " اور جو کچھ رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) تمھیں عطا فرمائیں تو اُسے لے لو اور جس سے تمھیں منع فرمائیں تو (اُس سے) رُک جاؤ" (سورۃ الحشر: 7)

یہ آیت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سنت اور حدیث دین میں واجب الاتباع ہے۔ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم سے بات کرتے تھے، نہ کہ اپنی طرف سے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

stepacademyofficial.com

﴿وَ مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰی ﴿۳﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی﴾ (سورۃ النجم: 3-4)

ترجمہ: "اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں کرتے۔ ان کا فرمان تو صرف وحی ہے جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے۔

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"اَلَا اِنِّیۡ اُوۡتِیۡتُ الۡکِتَابَ وَ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ"

"خبردار! مجھے (قرآن کے ساتھ ساتھ) اس جیسی ایک اور چیز بھی عطا کی گئی ہے۔" (سنن ابی داؤد: 4604)

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کی بنیاد دو بنیادی مصادر پر ہے: قرآن مجید اور سنت رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو براہِ راست رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور سنت، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی زندگی، افعال، اقوال اور اعمال پر مشتمل ہے، جو قرآن کی عملی تفسیر اور وضاحت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں متعدد مقامات پر قرآن اور رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت کو لازم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو۔" (سورۃ محمد: 33)

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے لیے محض قرآن پر عمل کافی نہیں، بلکہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سنت کی پیروی بھی لازم ہے، کیونکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تشریحات اور اعمال، قرآن کی تفصیل اور اس پر عمل کا ذریعہ ہیں۔

سوال 2: تدوینِ حدیث اور اس کے ادوار پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: عہدِ رسالت میں حدیث کی حفاظت کا آغاز:

عہدِ رسالت میں حدیث کی حفاظت کا آغاز نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دورِ مبارک میں ہی احادیث کی حفاظت کا آغاز ہو چکا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ کے اقوال، افعال اور اعمال کو نہ صرف یاد رکھتے بلکہ دوسروں تک بھی پہنچاتے تھے۔ کچھ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے احادیث کو لکھنا بھی شروع کر دیا

نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دور میں اگرچہ عمومی طور پر احادیث کو زبانی یاد کیا جاتا تھا، لیکن بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اجازت سے انہیں تحریر بھی کیا۔ سب سے مشہور مجموعہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "صحیفہ صادقہ" ہے، جس میں تقریباً ایک ہزار احادیث لکھی ہوئی تھیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی ایک تحریری مجموعہ تھا جس میں حدود و احکام سے متعلق احادیث درج تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی تحریری ذخائر موجود تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کے سب سے بڑے راوی تھے، اگرچہ ان کا زیادہ تر ذخیرہ زبانی تھا، لیکن ان کے شاگردوں نے ان کی روایات کو تحریر کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ صرف احادیث کو یاد کرتے بلکہ ان کی حفاظت کے لیے تحریری شکل بھی اختیار کرتے تھے، تاکہ دین کے اصل سرچشمے محفوظ رہیں۔

تابعین کے دور میں حدیث کی تدوین کا فروغ:

تابعین کا دور وہ مبارک زمانہ ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے علم حاصل کرنے والے بزرگوں نے دین کی خدمت کو اپنی زندگی کا مشن بنایا۔ اس دور میں حدیث کی تدوین کو باقاعدہ فروغ حاصل ہوا کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے انتقال کے بعد یہ خطرہ محسوس ہونے لگا کہ اگر احادیث کو محفوظ نہ کیا گیا تو دین کا زبانی سرمایہ ضائع ہو سکتا ہے۔ تابعین نے نہ صرف احادیث کو یاد کیا بلکہ انہیں تحریری شکل میں بھی محفوظ کیا۔ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ، امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، امام سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر

stdbacademyofficial.com

تابعین نے ہزاروں احادیث جمع کیں۔ ان کے شاگردوں نے بعد میں انہی ذخائر کی بنیاد پر کتب حدیث کی تدوین کی۔

مستشرقین کا معنی و مفہوم:

''مستشرقین'''' عربی زبان کا لفظ ہے جو "استشراق" سے ماخوذ ہے۔ لغوی اعتبار سے "استشراق" کا مطلب ہے: "مشرق یعنی مشرقی علوم کی تلاش و تحقیق"۔ اس اعتبار سے ''مستشرق'' ایسے غیر مسلم (اکثر مغربی) محققین کو کہا جاتا ہے جو اسلام، قرآن، حدیث، عربی زبان، سیرت النبی ﷺ، اسلامی تاریخ، فقہ، تصوف اور دیگر مشرقی علوم کا مطالعہ، تحقیق اور تجزیہ کرتے ہیں۔

اصطلاحی طور پر مستشرقین اُن مغربی مفکرین اور محققین کو کہا جاتا ہے جنہوں نے علمی، تحقیقی یا سیاسی مقاصد کے تحت اسلامی علوم و معارف کا مطالعہ کیا۔ ان میں بعض نے انصاف پر مبنی تحقیقی خدمات انجام دیں، جب کہ بعض نے تعصب، تشکیک اور غلط فہمیوں پر مبنی نظریات پیش کیے، خصوصاً حدیث و سیرت، قرآن اور اسلامی تاریخ پر اعتراضات کیے۔ ان کے مطالعے کو استشراق (Orientalism) کہا جاتا ہے۔ مستشرقین کا کام علمی و فکری دنیا میں گہرا اثر رکھتا ہے، اور ان کے اعتراضات کا جواب دینا اہل علم و تحقیق کی اہم ذمہ داری ہے۔

تدوینِ حدیث کا دوسرا دور:

حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے دور (99 ہجری) سے تدوین حدیث کے دوسرے مرحلے کا باضابطہ آغاز ہوا، یہ دور اسلام کی تاریخ میں ایک اہم مرحلہ ہے جس میں احادیث کی جمع آوری، تحقیق، اور تصنیف کا کام مزید منظم ہوا۔ جس میں نامور محدثین جیسے امام زہری، امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام سفیان ثوری، امام جعفر صادق، امام عبد الرزاق اور امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جیسے نامور محدثین نے عظیم خدمات انجام دیں۔ پہلی مرتبہ احادیث کو تحریری شکل میں محفوظ کیا گیا اور فقہی ابواب کے مطابق ترتیب دیا گیا۔ صرف احادیث نبویہ ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، اہل بیت اور تابعین کے اقوال و آثار کو بھی جمع کیا گیا۔ اس دور میں امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ جیسے عظیم محدثین نے احادیث کے مجموعے ترتیب دیے جنہیں آج "صحاح ستہ" کہا جاتا ہے۔ انہوں نے احادیث کی صحت اور سند کی جانچ پر خاص توجہ دی تاکہ صرف مستند احادیث کو شامل کیا جا سکے۔ اس دور کی تدوین نے حدیث کی حفاظت کو مضبوط بنیاد دی اور علماء کے درمیان علمی بحث و مباحثے کا سلسلہ بھی بڑھا۔ احادیث کے ساتھ ساتھ ان کی شرح و تفسیر بھی شروع ہوئی تاکہ مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ حاصل ہو سکے۔ اس مرحلے میں احادیث کی ترتیب، موضوع بندی اور کتابی شکل میں پیش کرنا ایک جدید علمی کارنامہ تھا جو آج بھی اسلامی علوم کا اہم حصہ ہے۔ یہ دور اسلامی تاریخ میں حدیث کی تحقیق اور تعلیم کے لیے سنگ میل سمجھا جاتا ہے۔ اس دور کے علمی مراکز جیسے مدینہ منورہ، کوفہ، بصرہ، مکہ مکرمہ اور یمن بھی حدیثی سرگرمیوں کے فروغ کا سبب بنے، جس کے نتیجے میں ایک مضبوط اور مستند ذخیرہ احادیث ہمیں منتقل ہوا۔

خلاصہ:

تدوین حدیث کا دوسرا دور اسلامی تاریخ کا ایک اہم دور تھا جس میں حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی سرپرستی میں سرکاری سطح پر حدیث کو سرکاری طور پر محفوظ کرنے کا باضابطہ آغاز ہوا۔ اس دور میں محدثین نے بڑی محنت سے احادیث کو ابواب میں ترتیب دیا، فقہی اور علمی بنیاد پر کتابیں مرتب کیں، اور صحابہ و تابعین کے اقوال بھی محفوظ کیے۔

تدوینِ حدیث کا تیسرا دور:

تدوین حدیث کا تیسرا دور تیسری صدی ہجری کے آغاز سے شروع ہو کر چوتھی صدی تک جاری رہا، جسے "عہد تدوین کتب

stepacademyofficial.com

صحاح" یا "دَورِ کمالِ تدوین" کہا جاتا ہے۔ اس دور میں محدثین نے احادیث کو نہ صرف جمع کیا بلکہ مختلف موضوعات و ابواب کی شکل میں ترتیب دے کر ایک مستقل علمی ذخیرہ تیار کیا۔ احادیث کو درایت اور روایت دونوں اصولوں پر پرکھا گیا، اور ضعیف و صحیح احادیث کی الگ نشان دہی کی گئی۔

تدوینِ حدیث کا عروج تیسری صدی ہجری میں ہوا جب حدیث کو باقاعدہ علوم کی بنیادوں پر ترتیب دیا گیا۔ اس دور میں محدثین نے نہ صرف احادیث کو جمع کیا بلکہ ان کے راویوں کی سوانح، جرح و تعدیل، اور اسناد کی چھان بین جیسے اصول بھی وضع کیے۔ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امام مسلم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امام ترمذی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امام ابو داؤد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، امام نسائی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اور امام ابن ماجہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ جیسے عظیم محدثین نے صحاح ستہ کی شکل میں وہ کارنامہ انجام دیا جس پر آج امت فخر کرتی ہے۔

حدیث کی جانچ کا فن "علم اسماء الرجال"، "علم جرح و تعدیل اور "علم علل الحدیث" جیسے علوم پر مشتمل ہے، جس کے ذریعے محدثین نے ہر حدیث کی صحت، روایت اور راویوں کی ثقاہت کو پرکھا۔

محدثین نے لاکھوں احادیث کو پرکھا اور ان کے درجات متعین کیے تاکہ امت گمراہی سے محفوظ رہے۔ یہ کام علم و دیانت کی بلند ترین مثال ہے۔ اس دور میں معتبر کتب احادیث وجود میں آئیں ان میں شہرہ آفاق کتب صحاح ستہ ہیں۔

صحاح ستہ کی تدوین:

صحاح ستہ، احادیثِ نبویہ (خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم) کے چھے مستند مجموعے ہیں جنہیں امتِ مسلمہ نے معتبر اور قابلِ اعتماد تسلیم کیا۔ ان کتب کی تدوین تیسری صدی ہجری میں ہوئی جب علم حدیث اپنے عروج پر تھا۔ ان کتابوں میں:

- صحیح بخاری (امام بخاری)
- صحیح مسلم (امام مسلم)
- جامع ترمذی (امام ترمذی)
- سنن ابی داود (امام ابوداود)
- سنن نسائی (امام نسائی)
- سنن ابن ماجہ (امام ابن ماجہ) شامل ہیں۔

ان میں سے صحیح بخاری کو تمام امت میں سب سے مستند کتاب قرار دیا گیا، جسے امام بخاری نے سترہ سال کی محنت سے مرتب کیا۔ حدیث کو جمع کرنے میں محدثین نے بڑے سخت اصول اختیار کیے تاکہ صرف قابلِ اعتماد احادیث کو ہی شامل کیا جائے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴾ (سورۃ الحجر: 9)

ترجمہ: "بے شک ہم نے ہی یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔

یہ آیت حدیث کے تحفظ پر بھی دلالت کرتی ہے کیوں کہ حدیث قرآن کی تشریح ہے۔ ان کتب کی تدوین امت کے لیے علمی ورثہ اور رہنمائی کا ذریعہ بنی۔

اُصولِ اربعہ کی تدوین:

اُصولِ اربعہ سے مراد فقہ جعفریہ کی چار بنیادی کتب حدیث ہیں، جنہیں اُن کے نزدیک دین کے عقائد و احکام کے بنیادی مآخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ چار کتب اور ان کے مصنفین کے نام درج ذیل ہیں:

- الکافی (ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینیؒ)

stepacademyofficial.com

- من لا یحضرہ الفقیہ (ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ القمی)
- الاستبصار (ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ)
- تھذیب الاحکام (ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ)

ان کتب کی تدوین چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں ہوئی، جب فقہ جعفریہ کے محدثین نے ائمہ اہل بیت سے منقول روایات کو باقاعدہ جمع و ترتیب دیا۔

حدیث کی اقسام واصطلاحات:

حدیث کی مختلف اقسام اور علمی اصطلاحات علمائے حدیث نے روایت کی صحت، راویوں کی ثقاہت اور سند و متن کی بنیاد پر متعین کی ہیں۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اقوال و افعال کے لیے مرفوع حدیث کی اصطلاح استعمال کی گئی جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال و افعال کو موقوف حدیث کا نام دیا گیا۔ سب سے معروف تقسیم کے مطابق حدیث کو صحیح، حسن اور ضعیف میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

حدیث صحیح وہ ہے جس کی سند متصل ہو، راوی عادل و ضابط ہوں اور حدیث میں کوئی شذوذ یا علت نہ ہو۔

حدیث حسن وہ ہے جو صحیح کی تمام شرائط پر پورا تو نہ اترتی ہو لیکن روایت کے لائق ہو۔

حدیث ضعیف میں کسی راوی کی کمزوری یا سند کا انقطاع پایا جاتا ہے۔

اسی طرح حدیث کو حدیث متواتر اور خبر واحد میں بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

حدیث متواتر وہ حدیث ہے جو اتنے راویوں سے مروی ہو کہ اس میں جھوٹ پر اتفاق ممکن نہ ہو۔

سوال3 منتخب احادیث مبارکہ کا ترجمہ تحریر کریں۔

جواب: منتخب احادیث مبارکہ کا ترجمہ و تشریح

حدیث نمبر: 1

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ" (صحیح بخاری: 71، صحیح مسلم: 1037)

ترجمہ: جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔"

حدیث نمبر2:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"فَمَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ۔"

(جامع ترمذی: 2002، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، ج8، ص: 443)

ترجمہ: "قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاقِ حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہو گی اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو بے حیا اور بد زبان ہو۔"

stepacademyofficial.com

حدیث نمبر 3:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ"

ترجمہ: "جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔"

(صحیح مسلم: 6853، 2699، وسائل الشیعۃ، ج 16، ص: 372)

حدیث نمبر 4:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ. وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ. وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ. وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ" (جامع ترمذی: 2416، بحار الانوار، ج: 36، ص: 80)

ترجمہ: "قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں پاؤں نہیں ہٹیں گے یہاں تک کہ اس سے یہ نہ پوچھ لیا جائے: اس کی عمر کے بارے میں کہ کن کاموں میں صرف کی؟ اس کے علم کے بارے میں کہ کیا عمل کیا؟ اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے جسم کے بارے میں کہ کہاں استعمال کیا؟"

حدیث نمبر 5:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

" اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ. وَالسِّحْرُ. وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ. وَأَكْلُ الرِّبَا. وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ. وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ. وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ."

(صحیح بخاری: 2766، وسائل الشیعۃ، ج 15، ص: 331)

ترجمہ: "سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں، بچتے رہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا: یارسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کی جان لینا جسے اللہ تعالیٰ نے محترم ٹھہرایا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے پیٹھ پھیرنا، اور پاک دامن، بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

حدیث نمبر 6:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

" مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ. وَذٰلِكَ

stepacademyofficial.com

أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔"

ترجمہ: "تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے، اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے اسے برا جانے، اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔"

(صحیح مسلم: 49، مستدرک الوسائل، ج 12، ص: 193)

حدیث نمبر 7:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا:

"نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ: اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ"

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، حدیث: 6412؛ سفینۃ البحار، ج: 6، ص: 601)

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے: صحت اور فراغت۔

حدیث نمبر 8:

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ. فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ، اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ. وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ، وَقَعَ فِي الْحَرَامِ. كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ. أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى. أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ"

(صحیح بخاری: 52، الہدایۃ شیعۃ أئمۃ الہدی، ج: 1، ص: 613)

ترجمہ: "حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص شبہات سے بچا، اس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ رکھا۔ اور جو ان میں پڑ گیا، وہ حرام میں جا پڑا، جیسے کوئی چرواہا بادشاہ کی چراگاہ کے آس پاس جانور چرائے تو قریب ہے کہ ان میں جا گھسے۔ سن لو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، سن لو! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کے محرمات (حرام کردہ چیزیں) ہیں۔"

حدیث نمبر 9:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ. وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ۔" (صحیح بخاری: 5886، بحار الانوار، ج: 76، ص: 66)

ترجمہ: "رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر بھی لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔"

حدیث نمبر 10:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وأصحابہ وسلم نے فرمایا:

stepacademyofficial.com

''إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ۔'' (صحیح بخاری: 5973، بحار الانوار، ج: 71، ص: 47)

ترجمہ: ''یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم! کوئی شخص اپنے والدین پر کیسے لعنت کرے گا؟ فرمایا: وہ کسی دوسرے کے باپ کو برا کہے گا، تو وہ بھی اس کے باپ اور اس کی ماں کو برا کہے گا۔''

حدیث نمبر 11:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

''اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ'' (صحیح بخاری: 2448، نہج الفصاحۃ، ص: 162)

ترجمہ: ''مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔''

حدیث نمبر 12:

حضرت معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

''يُوشِكُ الرَّجُلُ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ، يُحَدَّثُ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِي، فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ، مَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَلَالٍ اسْتَحْلَلْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ۔ أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللهُ۔'' (سنن ابن ماجہ: 12، ریاض السالکین فی شرح صحیفہ سید الساجدین، ج: 3، ص: 381)

ترجمہ: ''عنقریب ایک ایسا وقت آئے گا کہ کوئی شخص اپنے تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا ہوگا۔ جب اسے میری کوئی حدیث سنائی جائے گی تو کہے گا: ہمارے اور تمھارے درمیان فیصلہ صرف اللہ کی کتاب ہے، جو کچھ اس میں حلال ہے وہی ہم مانیں گے، اور جو کچھ اس میں حرام ہے، وہی ہم چھوڑیں گے۔ خبردار! رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی حرام کی ہوئی چیز بھی ایسی ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی۔''

حدیث نمبر 13:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

''دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِينَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ'' (جامع ترمذی: 2518، وسائل الشیعہ، ج: 27، ص: 168)

ترجمہ: ''مشکوک اور مشتبہ چیز کو چھوڑ دو اور وہ اختیار کرو جو شک و شبہ سے پاک ہو، کیوں کہ سچائی دل کو اطمینان بخشتی ہے اور جھوٹ دل میں بے چینی پیدا کرتا ہے۔''

حدیث نمبر 14:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

''لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ'' (صحیح بخاری: 15، صحیح مسلم: 44، بحار الانوار، ج: 17، ص: 14)

stepacademyofficial.com

ترجمہ: "تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

حدیث نمبر 15:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں:

"سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا۔ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ۔ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ۔"

(صحیح بخاری و مسلم: 85527، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، ج: 3، ص: 43)

ترجمہ: "میں نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب عمل کون سا ہے؟ آپ خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا۔"

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) تدوین حدیث کا پہلا دور منسوب ہے:
(الف) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے زمانے سے ✓ (ب) تابعین کے دور سے
(ج) اموی دور سے (د) عباسی دور سے

(ii) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار ہوتا ہے:
(الف) تابعین میں (ب) صحابہ کرام میں ✓ (ج) محدثین میں (د) فقہاء میں

(iii) تدوین حدیث کے دوسرے دور کا کارنامہ ہے:
(الف) احادیث کو زبانی یاد کرنا (ب) احادیث پر کتب کی تدوین ✓
(ج) احادیث کی شرح (د) صحف کا جمع کیے جانا

(iv) صحاح ستہ میں سب سے پہلے کس کتاب کو شمار کیا جاتا ہے؟
(الف) سنن ابی داود (ب) سنن ترمذی (ج) صحیح مسلم (د) صحیح بخاری ✓

(v) سنن اربعہ میں شامل نہیں ہے:
(الف) سنن نسائی (ب) سنن دار قطنی ✓ (ج) سنن ابن ماجہ (د) سنن ابی داود

(vi) امام مالک کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ہے:
(الف) صحیح بخاری (ب) موطا امام مالک ✓ (ج) سنن نسائی (د) صحیح مسلم

(vii) تدوین حدیث کے تیسرے دور میں سب سے زیادہ شہرت ملی:
(الف) امام شافعی کو (ب) امام ابو حنیفہ کو (ج) امام بخاری کو ✓ (د) امام مالک کو

(viii) تدوین حدیث کے تیسرے دور کے محدثین میں نمایاں مقام کے حامل تھے:
(الف) امام بخاری ✓ (ب) امام ترمذی (ج) امام نسائی (د) امام ابوداود

stepacademyofficial.com

(ix) حدیث کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے:

(الف) سند کا متصل ہونا اور راوی کا عادل ہونا ✓ (ب) راوی کا تابعین میں سے ہونا

(ج) سند کا ضعیف ہونا (د) راوی کا مشہور ہونا

(x) ضعیف حدیث کی کیا علامت ہے؟

(الف) سند قوی ہو (ب) راوی ثقہ ہو

(ج) سند ٹوٹی ہوئی ہو یا راوی ضعیف ہو ✓ (د) عمل متواتر ہو

(xi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو اصطلاحاً کہتے ہیں:

(الف) حدیث ✓ (ب) خبر (ج) روایت (د) فقہ

(xii) تدوین حدیث کے پہلے دور میں احادیث مبارکہ کا مجموعہ موجود تھا:

(الف) حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے پاس ✓ (ب) سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس

(ج) امام شعبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس (د) امام عبد الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس

(xiii) مسند اور مصنف کی تدوین کا دور ہے:

(الف) اول (ب) ثانی ✓ (ج) ثالث (د) رابع

(xiv) تدوین حدیث کے عروج کا دور ہے:

(الف) پہلا دور (ب) دوسرا دور (ج) تیسرا دور ✓ (د) چوتھا دور

(xv) صحاح ستہ سے مراد ہے:

(الف) احادیث کی چار مستند کتابیں (ب) احادیث کی چھے مستند کتابیں ✓

(ج) احادیث کی اٹھ مستند کتابیں (د) احادیث کی دس مستند کتابیں

اضافی مختصر جوابی سوالات

(i) **علوم الحدیث کیا ہے؟**

جواب: علوم الحدیث وہ علم ہے جس میں احادیث کی صحت، راویوں اور متن کی تحقیق کی جاتی ہے تاکہ صحیح حدیث کو ضعیف اور من گھڑت سے الگ کیا جا سکے۔

(ii) **درج ذیل حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔**

جواب: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيْهِ۔

ترجمہ: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس

stepacademyofficial.com

وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

(iii) حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ.

ترجمہ: تم میں سے جو شخص کسی برائی کو دیکھے اس پر لازم ہے کہ اسے اپنے ہاتھ (قوت) سے روک دے اور اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل سے (اسے برا سمجھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

(iv) حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔

(v) حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ

ترجمہ: رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کریں اور ان عورتوں پر بھی لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں۔

(vi) قرآن مجید کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: قرآن مجید دین اور شریعت کی اساس اور بنیاد ہے۔ یہ وہ آسمانی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پر نازل فرمائی اور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو اس کی تشریح و تفسیر اور وضاحت کی ذمہ داری عطا فرمائی۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے انس و جن کی رہنمائی کے لیے نازل فرمایا۔ قرآن کریم لوح محفوظ میں ہمیشہ سے ہے۔

(vii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو قرآن کا معلم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: کیونکہ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے قرآن کے اسرار و رموز کی تعلیم اپنی امت کے سامنے پیش کی اس کے متشابہات کی وضاحت فرمائی اور اپنی سیرت سے قرآن مجید کی عملی تفسیر پیش فرمائی اس لیے آپ کو معلم قرآن کہا جاتا ہے۔

(viii) حدیث کو دین کا دوسرا ماخذ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: قرآن مجید ہے، لیکن اس کے بعد جو سب سے بڑا اور لازمی ماخذ ہے وہ حدیث نبوی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہے۔ حدیث دراصل رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے اقوال، افعال، تقریرات (یعنی وہ اعمال جو دوسروں نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کیے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے انہیں برقرار رکھا) اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی صفات مبارکہ پر مشتمل مجموعہ ہے۔ حدیث ہمیں قرآن کی عملی اور تشریحی شکل فراہم کرتی ہے۔ قرآن کے بہت سے احکامات ایسے ہیں جن کی تفصیل ہمیں حدیث ہی سے ملتی ہے، جیسے نمازوں کی تعداد، زکوٰۃ کے نصاب، حج کے مناسک، اور دیگر عبادات۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

stepacademyofficial.com

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾

ترجمہ: اور جو کچھ تمہیں رسول دے، وہ لے لو، اور جس سے منع کرے، اس سے باز رہو۔" (الحشر: 7)

(ix) سنت کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب: سنت کی اطاعت اس لیے ضروری ہے کہ رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ کی سیرت میں ہر اس شخص کے لیے عمدہ نمونہ موجود ہے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان کامل رکھتا ہے اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتا ہے ہمیں چاہیے کہ ہر معاملہ، ہر ایک حرکت وسکون اور نشست وبرخاست میں ان کے نقش قدم پر چلیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور جو دے تم کو رسول (خاتم النبیین ﷺ) سو تم لے لو اور جس چیز سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے، بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ اور یہ سب کچھ اسی صورت میں ممکن ہوگا جب ہم سنت کی پیروی کریں گے۔

(x) حدیث صحیح کسے کہتے ہیں؟

حدیث صحیح وہ ہے جس کی سند متصل ہو، راوی عادل وضابط ہوں اور حدیث میں کوئی شذوذ یا علت نہ ہو۔

(xi) حدیث حسن کسے کہتے ہیں؟

جواب: حدیث حسن وہ ہے جو صحیح کی تمام شرائط پر پورا تو نہ اترتی ہو لیکن روایت کے لائق ہو۔

(xii) حدیث ضعیف سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث ضعیف سے مراد حدیث کی وہ قسم ہے جس میں کسی راوی کی کمزوری یا سند کا انقطاع پایا جاتا ہے۔

(xiii) حدیث متواتر کسے کہتے ہیں؟

جواب: متواتر حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو اتنے راویوں سے مروی ہو کہ اس میں جھوٹ پر اتفاق ممکن نہ ہو۔

(xiv) اجماع سے کیا مراد ہے؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی وفات کے بعد کسی بھی زمانہ میں آپ کی امت کے تمام مجتہد علماء کا کسی دینی معاملے پر اکٹھے ہو جانا اجماع کہلاتا ہے۔

(xv) تدوین حدیث کا پہلا دور کب شروع ہوا؟

جواب: یہ دور نبی خاتم النبیین ﷺ کے زمانے سے شروع ہوا اور ابتدائی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حدیث کو یاد رکھا اور تحریر بھی کیا۔

(xvi) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس کتاب میں احادیث جمع کیں؟

جواب: انہوں نے "الصحیفۃ الصادقہ" کے نام سے احادیث کو جمع کیا۔

(xvii) حدیث کے راویوں کی جانچ پڑتال کس علم میں کی جاتی ہے؟

جواب: علم جرح وتعدیل میں کی جاتی ہے۔

(xviii) نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت ایمان کا کیوں جز ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کو مسلمانوں کے لیے بہترین نمونہ بنایا ہے اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

stepacademyofficial.com

(xix) مصنف عبد الرزاق کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

جواب: امام عبد الرزاق بن ہمام الصنعانی نے علم حدیث میں گہری بصیرت حاصل کی اور سیکڑوں علما سے احادیث روایت کیں، آپ کی سب سے مشہور اور اہم کتاب "المصنف" ہے، جو ذخیرہ احادیث اور آثار صحابہ و تابعین کا نہایت قیمتی مجموعہ ہے۔ اس کتاب میں مختلف فقہی ابواب کے تحت احادیث کو مرتب کیا گیا ہے، اور اس کا شمار ابتدائی اور اہم ترین کتب حدیث میں ہوتا ہے۔

"مصنف عبد الرزاق" سے بعد کے بڑے محدثین جیسے امام بخاری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ، امام مسلم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے روایات اخذ کیں۔ امام عبد الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے صرف احادیث کو جمع نہیں کیا، بلکہ ان کی تحقیق، درایت اور فقہی تطبیق پر بھی خاص توجہ دی۔

(xx) اصول اربعہ کے نام مع مؤلفین تحریر کریں۔

جواب: اُصولِ اربعہ سے مراد فقہ جعفریہ کی چار بنیادی کتب حدیث ہیں، جنہیں اُن کے نزدیک دین کے عقائد و احکام کے بنیادی مآخذ کی حیثیت حاصل ہے۔ یہ چار کتب اور ان کے مصنفین کے نام درج ذیل ہیں:

- الکافی (ابو جعفر محمد بن یعقوب الکلینیؒ)
- من لایحضرہ الفقیہ (ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ القمی)
- الاستبصار (ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ)
- تہذیب الأحکام (ابو جعفر محمد بن الحسن الطوسیؒ)

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو اصطلاحاً کہتے ہیں:

(الف) حدیث ✓ (ب) خبر (ج) روایت (د) فقہ

(ii) تدوینِ حدیث کے پہلے دور میں احادیث مبارکہ کا مجموعہ موجود تھا:

(الف) حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس ✓ (ب) سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس

(ج) امام شعبی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس (د) امام عبد الرزاق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پاس

(iii) مسند اور مصنف کی تدوین کا دور ہے:

(الف) اول (ب) ثانی ✓ (ج) ثالث (د) رابع

(iv) تدوین حدیث کے عروج کا دور ہے:

(الف) پہلا دور (ب) دوسرا دور (ج) تیسرا دور ✓ (د) چوتھا دور

(v) صحاحِ ستہ کی تدوین ہوئی:

(الف) پہلے دور میں (ب) دوسرے دور میں (ج) تیسرے دور میں ✓ (د) چوتھے دور میں

stepacademyofficial.com

سوال نمبر 2: مختصر جواب دیجیے۔

(i) حدیث کی اہمیت بیان کریں؟

جواب: نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے قول، فعل، تقریر یا صفت کو حدیث کہتے ہیں، تقریر سے مراد وہ قول یا عمل ہے جو نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اس سے منع نہ فرمایا ہو۔ صفات میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے شمائل جیسے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے جسم اطہر کی رنگت، موئے مبارک وغیرہ کا تذکرہ شامل ہے۔

جس طرح قرآن مجید پر ایمان رکھنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کا بنیادی فریضہ ہے اسی طرح احادیثِ مبارکہ کی پیروی بھی دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے فرامین و اعمال ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرآن مجید کی آیات کے علم اور جنت و جہنم سمیت ہماری زندگی کے تمام بنیادی عقائد اور اعمال کی اساس ہیں۔

(ii) کن صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس احادیث کے مجموعے تھے؟ کوئی سے چار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نام لکھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　　حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ　　　حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کس طرح حفاظتِ حدیث کا اہتمام کیا؟

جواب: احادیث کو یاد کیا، تحریر میں محفوظ کیا، شاگردوں کو سکھایا، اور اپنے عمل سے حدیث کا نمونہ پیش کیا۔

(iv) تدوینِ حدیث کے دور ثانی کی اہم شخصیات میں سے دو کے نام تحریر کریں؟

جواب: تدوینِ حدیث کے دور ثانی میں حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہما نے حدیث کی ترتیب و تدوین کے لیے قابلِ قدر خدمات سر انجام دیں

(v) صحاح ستہ میں سے دو کتابوں اور ان کے مولفین کے نام تحریر کریں؟

جواب: تدوینِ حدیث کے تیسرے دور میں صحاح ستہ جیسی معتبر کتابیں وجود میں آئیں ان میں سے دو کے نام مع مولفین درج ذیل ہیں:

(i) صحیح بخاری　　　محمد بن اسماعیل البخاری (المتوفی 256ھ)

(ii) صحیح مسلم　　　مسلم بن حجاج القشیری (المتوفی 261ھ)

سوال نمبر 3: تفصیلی جواب دیں۔

☜ تدوینِ حدیث اور اس کے ادوار پر مفصل نوٹ لکھیں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 2

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ منتخب احادیث سے حاصل ہونے والے اسباق و احکام اخذ کر کے لکھیں۔

☆ طلبہ اپنا جائزہ لیں کہ وہ منتخب احادیث میں سے کن کن پر عمل کرتے ہیں فہرست بنائیں۔

☆ مختلف ادوار میں تدوینِ حدیث کے لیے کیے گئے اقدامات، نکات کی صورت میں لکھیں۔

☆ دو گروپ بنائیں اور ان کے درمیان کتب حدیث کے موضوع پر سوالیہ مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

stepacademyofficial.com